جنت البقیع میں دفن ہونے کی دعا کیوں کی جاتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2770 تاریخ: 16-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جنت البقیع میں دفن ہونے کی دعا کیوں کی جاتی ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کتب احادیث میں بقیعِ پاک کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک زندگی میں جنت البقیع قبرستان تشریف لے جاتے اور بقیع والوں پر سلام اور مغفرت کی دعا فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سب سے پہلے اپنی قبرِ منور سے باہر تشریف لائیں گے، تو آپ کے ساتھ شیخین کریمین یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع والوں کے پاس تشریف لے جائیں گے۔ جنت البقیع میں مدفون ہستیوں میں سے 70 ہزار ایسے افراد ہوں گے، جو بغیر حساب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ حرمین شریفین یعنی مکہ اور مدینہ میں فوت ہونے والوں کو قیامت میں امن والوں میں

اٹھایا جائے گا۔ جو مدینہ میں فوت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس خوش نصیب کی شفاعت فرمائیں گے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے فضائل مدینہ شریف اور بالخصوص جنت البقیع میں دفن ہونے والوں کے متعلق بیان ہوئے ہیں، انہی خصوصیات اور فضائل کی وجہ سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں موت اور جنت البقیع میں دفن ہونے کی دعا مانگتے ہیں، لہذا اس دعا کے مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے جاتے اور بقیع والوں پر سلام اور مغفرت کی دعا فرماتے، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:" عن عائشة انها قالت: كان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع، فيقول: "السلام عليكم دار قوم مؤمنين، واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بكم لاحقون، اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد" ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ہاں شب کی باری ہوتی، تو آپ آخر رات میں بقیع کی طرف نکل جاتے، فرماتے اے مؤمن قوم کے گھر! تم پر سلام، تم سے جس چیز کا وعدہ تھا وہ (موت) تمہیں مل گئی، کل (قیامت) کی مہلت ملی ہوئی ہے اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، خدایا بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔"

(صحیح المسلم، ج2، صفحہ 669، حدیث 974، مطبوعہ بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے، مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" **اس دعا کی وجہ سے بعض مؤمن بقیع میں دفن ہونے کی تمنا کرتے**

ہیں تاکہ اس خصوصی دعا میں وہ بھی شامل ہو جائیں۔ دعا یہ ہے کہ الٰہی تمام بقیع والے مدفونوں کی مغفرت فرما۔ رب تعالیٰ اس پاک سرزمین میں دفن ہونا نصیب کرے۔"

(مراۃ المناجیح، ج2، ص537، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جب اپنی قبر منور سے نکلیں گے، تو بقیع والوں کو اپنے ساتھ شامل فرمائیں گے، جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے:" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بکر ثم عمر، ثم آتی اهل البقیع فیحشرون معی، ثم انتظر اهل مكة حتى احشر بين الحرمين "ترجمہ: سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّت البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا، حتی کہ ہم دونوں حرموں کے درمیان حشر کیے جائیں۔

(ترمذی شریف، ج5، ص622، حدیث3692، مطبوعہ مصر)

ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اس مقبرہ میں مدفون 70 ہزار ایسے لوگ ہوں گے، جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے، جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے:" یا ام قیس یبعث من هذه المقبرة سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب "ترجمہ: اس قبرستان سے ستر ہزار ایسے لوگ اٹھائے جائیں گے جو بغیر حساب کے داخلِ جنت ہوں گے۔

(مجمع الزوائد، ج04، ص13، حدیث5908، مطبوعہ مکتبۃ القدسی، قاهره)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مقدس میں مرنے کی دعا

مانگتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے:"عن عمر رضی اللہ عنه، قال: اللهم ارزقني شهادة في سبيلك، واجعل موتي في بلد رسولك صلى الله عليه وسلم "ترجمہ: حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ دعا فرماتے تھے کہ: اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت عطا فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں موت عطا فرما۔ (صحیح البخاری، ج 3، ص 23، حدیث 1890، دار طوق النجاۃ)

حرمین کریمین میں فوت ہونے کی فضیلت کے متعلق شعب الایمان میں ہے:" عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " من مات في احد الحرمين بعث من الآمنين يوم القيامة "ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حرمین (یعنی مکہ اور مدینہ) میں سے کسی ایک جگہ فوت ہوا، تو قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔

(شعب الایمان، ج6، ص50، حدیث 3861، مطبوعہ ھند)

مدینہ شریف میں مرنے کی دعا کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت بها، فاني اشفع لمن يموت بها "ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھے، وہ مدینہ ہی میں مرے، کیونکہ جو مدینہ منورہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔"

(ترمذی شریف، جلد 5، صفحہ 719، حدیث 3917، مطبوعہ مصر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضری کے آداب کے **متعلق** امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو، اور تمام آداب کہ کعبہ **معظمہ** سے رخصت میں گزرے، ملحوظ رکھو اور **سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی! ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔"**

(فتاوی رضویہ، ج10، ص769، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

23 جمادی الاخری 1444ھ/16 جنوری 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے